خطاب — محترمہ رضیہ مدنی (اُمّ حسن)

سوات آپریشن؛ اَسباب ونتائج

جماعت اسلامی، حلقہ خواتین کے زیر اہتمام سوات آپریشن کے مسئلہ پر ۲۲ مئی کو لاہور میں 'قومی مجلس مشاورت خواتین' کے موقع پر اسلامک انسٹیٹیوٹ کی پرنسپل محترمہ آپا رضیہ مدنی کو بھی دعوتِ خطاب دی گئی۔ سیاسی اور دینی جماعتوں کی نمائندہ خواتین رہنماؤں کے درمیان آپا محترمہ نے اپنے مؤثر ونمائندہ خطاب کے ذریعے دینی جذبات رکھنے والی خواتین کے دل جیت لئے اور پروپیگنڈے سے متاثر خواتین سیاسی قائدین لاجواب ہوگئیں۔ خطاب کے چیدہ چیدہ نکات حسب ذیل تھے:

آج پاکستان خاک وخون میں نہا رہا ہے، ہر طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہمارا دشمن کون ہے؟ جب تک ہم یہ تعین نہیں کرتے، اس وقت ہم درست فیصلہ نہ کرسکیں گے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حقائق کو مدنظر رکھنا ضروری ہے:

① جب سوات آپریشن شروع ہوا تو ہمارے صدر امریکہ میں تھے۔اس کے بعد برطانیہ کے گورڈن براؤن کے ساتھ معانقے ہورہے تھے۔ فرانس کے صدر کے ساتھ دوستیاں بڑھائی جارہی تھیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ گھر میں آگ لگی ہو تو گھر کے سربراہ کو گھر سے باہر کیسے سکون آتا ہے۔حکومت نے آپریشن شروع کرنے کے آٹھ دن بعد، جب کہ صدر صاحب غیر ملکی دورہ پر تھے، تمام سیاسی جماعتوں کا اجتماع بلایا اور آپریشن کے لئے قومی اتفاقِ رائے کی کوشش کی جب کہ ایسا آپریشن شروع ہونے سے پہلے ہونا چاہئے تھا لیکن نہ ہوا کیونکہ امریکہ کے خصوصی نمائندے ہالبروک نے ایسا کرنے سے روک رکھا تھا۔

② طالبان کو کون پروموٹ کررہا ہے۔ ۶۰ ڈالر یومیہ جو تقریباً پانچ ہزار پاکستانی روپے بنتے ہیں، اُنہیں کہاں سے مل رہے ہیں۔ان کے پاس ایسے کمیونی کیشن سسٹم اور ایسا اسلحہ ہے جو بعض اوقات پاکستانی فوج کے پاس بھی نہیں ہوتا۔ یہ فنڈز ہمارے دشمن اُنہیں دے رہے ہیں تاکہ ملک میں عدمِ استحکام پیدا کرکے ہمارے ایٹمی اثاثوں پر قبضہ کیا جائے۔ امریکہ نے اپنے عزائم کو بالکل بھی پوشیدہ نہیں رکھا۔ روزانہ ایسے بیانات اخبارات کی

سرخی بن رہے ہیں اور ہم لوگ خاموشی سے دیکھ رہے ہیں۔

③ سوچنے کی بات یہ ہے کہ دشمن اور دوست کا نقطہ نظر ایک، کیسے ہوگیا؟ جو بات امریکہ کی حکومت کہہ رہی ہے، وہی بات آج پاکستانی حکومت اور فوج کہہ رہی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دشمن اور دوست ایک ہی رائے رکھیں۔

④ میں ایک ماں ہوں اور آپ بھی مائیں ہیں۔حکومت اور گھر چلانا ملتا جلتا کام ہے۔میرا آپ سے سوال ہے کہ اگر گھر میں بچوں میں سے کوئی ایک، دو غلط راستے پر چل پڑیں تو کیا والدین اُنہیں ذبح کردیتے ہیں یا ان پر طیارے اور بم برساتے ہیں۔باقی بچوں کو گھر سے نکال دیتے ہیں۔ بلکہ بچوں کو حکمت کے ساتھ سمجھایا جاتا اور طریقے سے راہِ راست پر لایا جاتا ہے۔ ذبح نہیں کیا جاتا اور گھروں سے بے گھر نہیں کیا جاتا۔ حاکم بھی ایک باپ کی طرح اپنے ملک کو سنبھالتا ہے۔ معاہدۂ سوات جب ہوا تو پارلیمنٹ نے بھی اس کی منظوری دے دی۔ ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ شاید اللہ نے پاکستان پر رحمت کا ارادہ کرلیا لیکن اس کے بعد جو ہوا......الامان والحفیظ!

جنگی کارروائی کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ ہم نے مارچ ۱۹۷۱ء میں اپنے مشرقی بازو میں فوجی کارروائی کی اور اطمینان کا اظہار کیا گیا کہ ہم نے ملک کو بچا لیا گیا،لیکن دسمبر ۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش کی صورت میں اس کا بدترین نتیجہ ہمارے سامنے آیا۔ ہم نے لال مسجد پر فوجی کارروائی کی اور اسی کا نتیجہ سوات میں ہمارے سامنے آیا۔ اب اتنی بڑی فوجی کارروائی جس کے ساتھ ۲۵ لاکھ لوگ متاثر ہوئے ہیں، اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ کسی بڑے حساب وکتاب کی ضرورت نہیں۔ ہم معمولی غور وفکر بھی کریں تو رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

اس المناک صورتحال کا حل یہ ہے کہ حکومت، فوج اور پارلیمنٹ ساری سیاسی جماعتوں، صوبوں اور عوام کے تعاون سے فوری طور پر دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی جنگ سے باہر نکل آئے۔ امریکہ اور نیٹو سے ساری سہولتیں واپس لے لے۔ عوام بھوکے رہ کر بھی حکومت کا ساتھ دیں گے اور لڑیں گے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ لڑائی کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ ایران نے امریکہ کی ڈکٹیشن لینے سے انکار کردیا، امریکہ نے اس کا کیا بگاڑ لیا؟ حالانکہ وہ ایٹمی طاقت بھی نہیں۔ حکومتِ پاکستان یہ فیصلہ کرلے تو مخلص طالبان اور دیگر مسلح گروپ اس کا ساتھ دیں گے، سوائے بکے ہوئے کچھ لوگوں کے جن سے نمٹا جاسکتا ہے۔

طالبان کے بے لچک اسلام سے بچنے کی تدبیر یہ بھی ہے کہ سچے دل سے پاکستان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان بنایا جائے۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ، اس کو عمل میں لے آئیے، اپنے سارے دینی مسالک کے معتمد اور ثقہ علما پر مشتمل شریعہ بورڈ بنائیں جو نفاذِ شریعت کی حکمت عملی اور ترجیحات کا تعین کرے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ امریکہ اور مغرب پاکستان میں نفاذِ اسلام کا کام نہ ہونے دے گا لیکن یہ Do or Die کا معاملہ ہے۔ کیا ہم آج ایک غلط مقصد کے لئے پاکستان کے وجود کو داؤ پر نہیں لگا چکے۔ ایک غلط مقصد کے لئے آپریشن ناگزیر تھا تو صحیح مقصد 'نفاذِ اسلام' جو کہ ہمارا مقصدِ حیات بھی ہے، اس کے لئے یہ ناگزیر تر ہے، اس کے سوا کوئی دوسرا آپشن نہیں۔

① سچے دل سے پاکستان میں اسلام نافذ کریں۔
② یا پھر طالبان کا اقتدار اور بے لچک اسلام قبول کریں۔
③ یا پھر امریکی اور بھارتی غلامی میں ایک مریل غیر ایٹمی پاکستان قبول کریں۔ خانہ جنگی جس کا مقدر ہوگی اور وہ جلد ہی بھارت میں ضم ہوجائے گا۔ خاکم بدہن

تیسری اور آخری تدبیر یہ ہے کہ اگر حکومتِ پاکستان ٹس سے مس نہیں ہوتی اور موجودہ صورتِ حال کو برقرار رکھتی ہے، جس کا نتیجہ پاکستان کی تباہی کے علاوہ اور کچھ نہیں تو آخری حل یہ ہے کہ اس ملک کے مخلص دینی عناصر متحد ہوکر سڑکوں پر آجائیں۔ لانگ مارچ اور دھرنے کے ذریعے حکومت کو بدل دیں یا حکومت کو مذکورہ بالا کردار انجام دینے پر مجبور کردیں جیسا کہ عدلیہ کے سلسلے میں ہم دو ماہ پہلے تجربہ کرچکے ہیں۔ اس کے لئے پاکستان کا درد رکھنے والے سارے افراد، سول سوسائٹی کے پروفیشنلز، ڈاکٹرز، پروفیسرز، انجینئرز، صحافی، طلبہ، ادیب، دانشور، غرض دین اور پاکستان کا درد رکھنے والے تمام افراد اور ادارے شریک ہوں۔

یہ سیل بے پناہ جب سڑکوں پر نکل آئے گا تو کوئی اس کا راستہ نہ روک سکے گا، لیکن اگر ہم نے یہ بھی نہ کیا تو پھر کوئی آپشن نہیں، پھر آسمان ہم پر روئے گا، زمین ہمارے نوحے پڑھے گی اور ''ہماری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں''

یہ حقائق ہیں، جن سے نظریں چرانے سے حقائق نہیں بدلتے۔ یہی قانونِ فطرت بھی ہے اور قانونِ الٰہی بھی: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ﴾ ''اللہ اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جو اپنی حالت خود نہ بدلے۔'' پھر اس کا مقدر سوائے تباہی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ وما علینا إلا البلاغ!